سوموار 10- مارچ 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 53 | سوموار 30 شوال 1417ھ 10 امان 1376ہش 10 مارچ 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ کی علالت اور
احباب جماعت سے خصوصی تحریک دعا

ربوہ 8- مارچ - حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ (چھوٹی آپا) کی صحت کے بارے میں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے درج ذیل رپورٹ بھجوائی ہے۔

سیدہ موصوفہ کو تین دن قبل سے ہلکی Angina کی تکلیف شروع ہوئی تھی جو شدت اختیار کر گئی۔ اس لئے علاج اور مسلسل نگہداشت کے لئے سیدہ موصوفہ کو فضل عمر ہسپتال کے انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں داخل کیا گیا ہے۔ آج صبح طبیعت میں قدرے افاقہ ہے۔ احباب کی خدمت میں خصوصی درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ حضرت سیدہ ام متین کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضرت سیدہ موصوفہ کی جلد اور کامل صحت یابی کے لئے خصوصی دعائیں کریں۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بیکار اور نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا نیکی کا دروازہ تنگ ہے پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ نص صریح ہے۔ (-) جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے' تو اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو۔ کیا صحابہ اکرامؓ مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو ان کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کے لئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں' تب کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہو سکتی' پھر خیال کرو کہ رضی اللہ عنھم کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضامندی کا نشان ہے' کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟

بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے' حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں' خدا ٹھگا نہیں جا سکتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پروا نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد (صاحب ایمان) کو ملتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 47)

اپنے بچوں کو شروع ہی سے سچ پر قائم کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

کتنے عظیم الشان اور بلند منصوبے ہیں لیکن ان کا آغاز سچ سے ہوتا ہے اور کوئی شخص صالح بھی نہیں بن سکتا جب تک وہ سچا نہ ہو۔ اس لئے بہت ہی اہم بات ہے کہ ہم اپنے بچوں کو شروع ہی سے نرمی سے بھی اور سختی سے بھی سچ پر قائم کریں اور کسی قیمت پر بھی ان کے جھوٹے مذاق کو بھی برداشت نہ کریں۔ یہ کام اگر مائیں کر لیں تو باقی مراحل جو ہیں' قوم کے لئے بہت ہی آسان ہو جائیں گے اور ایسے بچے جو سچے ہوں وہ اگر بعد میں لجنہ کی تنظیم کے سپرد کئے جائیں یا خدام الاحمدیہ کی تنظیم کے سپرد کئے جائیں۔ ان سے وہ ہر قسم کا کام لے سکتے ہیں کیونکہ سچ کے بغیر وہ FIBER فائبر میسر نہیں آتا۔ وہ تانا بانا نہیں ملتا جس کے ذریعے آپ بوجھ ڈال سکتے ہیں یا منصوبے بنا کر ان کو ان میں استعمال کر سکتے ہیں۔ جھوٹی قومیں کمزور ہوتی ہیں ان کے اندر اعلیٰ قدریں برداشت کرنے کی طاقت ہی نہیں ہوا کرتی لیکن یہ ایک بڑا لمبا تفصیلی مضمون ہے اس کو آپ فی الحال نظر انداز فرمائیں اور یہ یقین رکھیں کہ سچ کے بغیر کسی اعلیٰ قدر کی کسی اعلیٰ منصوبے کی تعمیر ممکن نہیں ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ میں بچپن سے ہی سچ کی عادت ڈالنا اور مضبوطی سے اپنی اولادوں کو سچ پر قائم کرنا نہایت

باقی صفحہ 8 پر

یہ ضروری بات ہے کہ بندہ اپنی حالت میں ایک پاک تبدیلی کرے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح و تقریب شادی

○ مکرم طاہر احمد خان صاحب ابن مکرم محمد امین صاحب آف سپین کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ راشدہ انجم صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب بزرگوال ضلع گجرات بعوض حق مہر پچاس ہزار روپے مورخہ 24- فروری 1997ء کو مکرم مظفر احمد منصور صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔ اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس کے اختتام پر مکرم مربی صاحب نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

تقریب رخصتانہ

○ عزیزہ مکرمہ عطیہ سعدیہ صاحبہ بنت مکرم عبد العزیز خان صاحب آف خوشاب حال شاہدرہ لاہور کی تقریب رخصتانہ مورخہ 97-2-21 کو ہمراہ مکرم شہزاد احمد صاحب ابن مکرم سلیم احمد صاحب مرید کے ضلع شیخوپورہ منعقد ہوئی۔ اس موقع پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے دعا کروائی۔ اگلے روز مکرم سلیم احمد صاحب نے مرید کے میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

○ عزیزہ شازیہ صاحبہ بنت مکرم محمد الیاس صاحب بقاپوری کا نکاح مکرم حنیف احمد صاحب محمود مربی ضلع لاہور نے دار الذکر میں مکرم ریحان احمد صاحب قمر ابن مکرم عبد السلام صاحب (وفات یافتہ) کے ساتھ آٹھ ہزار امریکی ڈالرز حق مہر پر مورخہ 18- فروری 97ء کو پڑھا رخصتانہ 24- فروری کو ہوا اور دعوت ولیمہ 25- فروری کو انصار اللہ پاکستان کے لان میں ہوئی عزیزہ شازیہ جماعت کے معروف مربی محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی پڑپوتی ہے اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم محمد شریف گھمن صاحب کارکن دار الضیافت کو مورخہ 97-2-24 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام فرخ محمود تجویز ہوا ہے۔

نومولود محترم مولوی فتح محمد گھمن صاحب رفیق حضرت بانی جماعت احمدیہ کا پڑپوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر و سعادت مند بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

10- امان 1376 ہش — 10 - مارچ 1997ء

ایمان کے مطابق اعمال

ایمان کا لے آنا بھی آسان کام تو نہیں ہے۔ آخر آپ ایک بات کو یقینی طور پر مان کر ہی ایمان لا سکتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ دلائل آپ کو مطمئن کر سکیں۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ شواہد کی آپ سے ہم آہنگی پیدا ہو جائے۔ لیکن بہرحال جب اطمینان قلب حاصل ہو جاتا ہے اور دلائل ساتھ ساتھ درست نظر آنے لگتے ہیں اور شواہد بھی مددگار ثابت ہوتے ہیں تو انسان ایمان لے آتا ہے۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے کہ انسان کو یہ تمام باتیں میسر ہوں اور وہ ایمان لے آئے۔ لیکن ایمان لانے کے بعد کا مرحلہ اس سے بھی زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ اور وہ مرحلہ یہ ہے کہ ہمارے تمام کام ہمارے ایمان کے مطابق ہوں۔ جو کچھ ہم نے مانا ہے اس کا وہی نتیجہ نکلنا چاہئے جو ایمان کے مطابق نکل سکتا ہے۔ یہ نہیں کہ ایمان تو ہم لے آئیں لیکن اپنے کاموں میں ڈگمگاتے پھریں۔ کچھ کر لیا تو ٹھیک ہے اور کچھ نہ کیا تو ٹھیک ہے۔ یہ عملی بے یقینی کی کیفیت ہوتی ہے۔ اگر ایمان میں یقین پیدا ہو چکا ہے تو عمل میں بے یقینی کو کیوں دخل حاصل ہو۔ لیکن عام طور پر ہوتا یہی ہے کہ ایمان لانے کے بعد پوری طرح ایمان کی باتوں پر عمل نہیں ہوتا۔ کبھی ہم سمجھتے ہیں کہ ایسا کرنا بھی چاہئے یا نہیں کبھی ہم جان بوجھ کر کچھ نہیں کرتے۔ جب تک ہمیں بار بار یاد نہ دلایا جائے ہمیں وہ کام کرنے کی طرف میلان ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ ساری باتیں کمزور ایمان پر دلالت کرتی ہیں ایمان مضبوط ہو تو جس طرح ایمان پر یقین مضبوط ہوتا ہے اسی طرح عمل پر بھی یقین مضبوط ہو جاتا ہے۔

وہ باتیں جن میں ایمان کی ضرورت نہیں یعنی دنیوی باتیں۔ ان پر تو ایمان لانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ انسان خود اپنی ضروریات کو سمجھتا ہے ان کے مطابق کام کرتا رہتا ہے۔ ہم کھانا کھاتے ہیں تو کسی کو بار بار یاد دلانے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ ہم کھانا کھائیں۔ یہ ہماری ضرورت ہے اور ایسی ضرورت ہے کہ جو از خود پوری کرنے کی طرف میلان ہوتا ہے۔ ہمیں بھوک لگتی ہے ہم کھانا کھاتے ہیں۔ ہمیں پیاس لگتی ہے اور ہم پانی پیتے ہیں۔ اسی طرح کی اور تمام ضروریات پوری کرنے کے لئے ہمارے دل میں ایک ایسا میلان موجود ہوتا ہے کہ کسی کو یاد دلانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ ہم اپنے کاروبار زندگی میں بھی اپنے آپ کو اس طرح مصروف رکھتے ہیں کہ ہم اس بات کی ضرورت نہیں سمجھتے کہ کوئی ہمیں یاد دلائے کہ ہمیں کیا کچھ کرنا ہے۔ اگر ہم دفتر میں کام کرتے ہیں تو باقاعدگی کے ساتھ دفتر میں حاضری دیتے ہیں اگر ہم تجارت کرتے تو باقاعدگی کے ساتھ تجارت کے کاروبار کو جاری رکھتے ہیں۔ اگر ہم زمیندارہ کرتے ہیں تو یہ نہیں ہوتا کہ فصل بونے کا وقت آئے اور وہ ہمیں یاد ہی نہ رہے۔ وقت گزر بھی جائے اور ہم اس کی طرف توجہ ہی نہ دیں۔ یہ تمام کام ایسے ہیں کہ ان کا بظاہر تعلق دنیا سے ہے اور ہوتے ہیں بڑی باقاعدگی کے ساتھ۔ ہم کبھی ان میں تساہل نہیں کرتے۔ کبھی انہیں بھولتے نہیں۔ کبھی کسی سے یہ نہیں کہتے کہ ہمیں یاد دلاتے رہنا کہ ہم نے یہ یہ کام کرنے ہیں۔

پس اگر دنیا کے کاموں میں ایسا ہوتا ہے تو دین کے کاموں میں ایسا کیوں نہ ہو۔ دین کے کام بھی ہماری زندگی کا ایسا جزو بن جانے چاہئیں کہ کسی کو اس بات کی ضرورت نہ پڑے کہ وہ ہمیں یاد دلائے۔ نہ کبھی ہم کسل سے کام لیں اور نہ کبھی بھولیں۔ اگر ہم دینی کام بھی اسی باقاعدگی کے ساتھ کریں اسی میلان کے ساتھ کریں جس کے ساتھ دنیوی کام کئے جاتے ہیں۔ تو ہمارا ایمان واقعی مضبوط ہو گا۔ ڈگمگائے گا نہیں۔ ٹامک ٹوئیاں نہیں مارے گا۔ سیدھے راستے پر چلے گا۔ اور اس کی رفتار بھی مدھم نہیں ہو گی۔ چلتا ہی چلا جائے گا۔ لیکن ایسا کرنے کے لئے ہمیں اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ دین کے کام تو دنیا کے کاموں سے بھی زیادہ اہم ہیں۔ وہ تو ہمیں دلجمعی اور ایسی لگن کے ساتھ کرنے چاہئیں کہ ان کا مقابلہ دنیوی کام نہ کر سکیں۔ البتہ اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ ہم ان کاموں کو صحیح طور پر انجام دینے کے لئے ہمیشہ خدا تعالیٰ کی مدد کے طالب رہیں۔ کیونکہ ان کے نہ کرنے سے جو نقصان ہوتا ہے وہ اس نقصان سے بہت زیادہ ہے جو کسی دنیوی کام کے نہ کرنے سے ہو سکتا ہے۔

پس ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے ایمان کو مضبوط کریں اور ہر دینی کام کو دلجمعی اور لگن کے ساتھ کریں۔ اور اس بات کی کبھی ضرورت محسوس نہ کریں کہ جب تک کوئی دوسرا شخص ہمیں یاد نہ دلائے ہم وہ کام نہ کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے اور ہم ہر دینی کام کو ذاتی لگن اور انہماک کے ساتھ کریں۔ اور ان کے وہ نتائج حاصل کریں جو مضبوط ایمان ہمارے لئے یقینی بنا دیتا ہے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

پابندئ اوقات بڑھا دیتی ہے اوقات
سمجھے کہ نہ سمجھے کوئی، سچی ہے یہی بات
تقریب پہ جو دیر سے آئے اسے پوچھو
وہ کچھ نہ کہے منہ سے، تو ہیہات ہے ہیہات

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبہ نورالدین منیر

ماہنامہ تحریک جدید اپریل 1977ء

سیمینار براعظم یورپ

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا افتتاحی خطاب

گزشتہ ماہ الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام "براعظم یورپ" پر ایک نہایت درجہ معلوماتی اور بڑا دلچسپ سیمینار منعقد کیا گیا۔ اس سیمینار کے اجلاس 14 مارچ سے 18 مارچ 1977ء تک روزانہ شام کو جامعہ احمدیہ ہال میں منعقد ہوتے رہے۔ یورپ کے ممالک کے عمومی حالات اس کی تاریخ اس کی علمی ترقی جماعت کی جدوجہد سے اہل یورپ کے نظریات میں تبدیلی نیز یورپ میں جماعت کے ذریعہ رونما ہونے والے انقلاب اور اس براعظم میں دین حق کے مستقبل پر بڑے قابل قدر مقالے پڑھے گئے۔ مقالہ جات کے آخر میں سوالات اور ان کے جوابات کا سلسلہ بھی دلچسپ رہا جس سے جامعہ احمدیہ کے طلباء اور ربوہ کے دوستوں نے خوب فائدہ اٹھایا۔

اس تعلق میں یہ امر موجب دلچسپی ہو گا کہ جامعہ احمدیہ وہ ادارہ ہے جس میں تقریباً پون صدی سے (دعوت الی اللہ کے لئے مربیان) تیار کئے جارہے ہیں۔ اس ادارہ کے تیار کردہ مربیان نے دنیا کے کئی ممالک اور خصوصاً افریقہ میں بڑے وسیع پیمانہ پر دین حق کی اشاعت کی ہے اور ان کی کوششوں سے اس براعظم میں عیسائیت کے مقابلہ میں دین حق کو نمایاں مقبولیت حاصل ہوئی ہے جسے خود عیسائی حلقوں نے بھی تسلیم کیا ہے۔

سیمینار کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید نے 14 مارچ 1977ء کی شام کو جامعہ احمدیہ ہال ربوہ میں فرمایا۔ آپ نے اپنے افتتاحی خطاب میں طلباء کو زریں نصائح کیں۔ آپ نے فرمایا کہ جن طلباء نے مختلف ممالک میں دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کرنا ہے انہیں چاہئے کہ متعلقہ علاقہ کے لوگوں کے متعلق ہر قسم کی معلومات حاصل کریں۔ مذہبی حالات کے علاوہ انہیں وہاں کے تاریخی ' جغرافیائی اور تمدنی حالات سے بھی واقفیت ہونی چاہئے۔ کامیاب دعوت الی اللہ کے لئے ضروری ہے کہ مخاطب کی پوری شخصیت ' اس کی نفسیات ' اس کی پسند و ناپسند اور اس کے مخصوص رجحانات کا علم ہو۔ غرضیکہ علاقہ کی تہذیب کے متعلق مربی کو وسیع علم ہونا چاہئے۔ نیز آپ نے فرمایا کہ عیسائیت اور مادہ پرستی مغربی اقوام کو روحانی تسکین نہیں دے سکیں اس خلاء کو پورا کرنا احمدی مربیان کا کام ہے۔ آخر میں آپ نے عملی نمونہ اور اپنے کردار پر زور دیا اور طلباء کو توجہ دلائی کہ انہیں میدان عمل میں صحیح دینی نمونہ پیش کرنا چاہئے۔ اسی صورت میں دنیا دین حق کی طرف رجوع کرے گی اور یہی وہ انقلاب ہے جس کے برپا کرنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تشریف لائے۔ آپ کے خطاب کا خلاصہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

خلاصہ تقریر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مجھے اس سیمینار کے انعقاد پر بڑی مسرت ہوئی ہے خصوصاً اس لئے کہ یہ مفید سلسلہ گزشتہ سے پیوستہ سال سے جاری ہے اور مجھے امید ہے کہ الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ آئندہ بھی ایسے سیمینار منعقد کراتی رہے گی۔ لیکن اس سیمینار کے عنوانات پڑھ کر مجھے بے حد افسوس ہوا ہے کیونکہ اس میں سپین اور سکنڈے نیوین ممالک پر کوئی مقالہ تجویز نہیں کیا گیا حالانکہ دونوں ممالک کا دین حق سے نہایت گہرا تعلق ہے۔ سپین تو کم و بیش سات صدیوں تک اسلام کا گہوارہ رہا ہے اور یہاں کی اسلامی حکومت نے ساری دنیا کو بڑے فیض پہنچائے ہیں۔ یہاں علوم نے بہت ترقی کی۔ بڑی بڑی تحقیقاتیں اور ایجادیں ہوئیں جن سے نہ صرف یورپ بلکہ ساری دنیا نے فائدہ اٹھایا حقیقت تو یہ ہے کہ یورپ نے اپنے علوم کی عمارت انہیں علوم پر استوار کی جو انہوں نے سپینش مسلمانوں سے سیکھے تھے۔ یورپ سپینش مسلمانوں کے احسان کو نہیں بھولا اور باوجود تعصب کے معترف ہے۔ تو سپین میں (دعوت الی اللہ) کی بہت بڑی اہمیت ہے اس پر بھی مقالہ پڑھا جانا چاہئے تھا۔

یورپ کا دوسرا علاقہ جس کے متعلق بھی میرے نزدیک اس سیمینار میں مقالہ شائع ہونا چاہئے تھا سکینڈے نیویا ہے یعنی ناروے ' سویڈن اور ڈنمارک کے ممالک ' اس علاقہ کا تعلق براہ راست ہماری جماعت سے ہے یعنی اس علاقہ میں دین حق کی دعوت کا سہرا ہماری جماعت کے سر ہے۔ اس سے پہلے یہاں نہ دین حق کے ابتدائی دور میں اور نہ کبھی اس کے بعد دین حق کی خبر پہنچی۔ ان دونوں علاقوں کے متعلق اس سیمینار میں مقالہ جات پڑھے جانے چاہئیں تھے بلکہ یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے اب بھی اس کا انتظام ہو سکتا ہے۔ زیادہ تفصیل اور گہرائی میں جانے کی ضرورت نہیں۔ ہمارے مربی جو یورپ میں کام کر چکے ہیں اور آجکل یہاں ہیں وہ یہ کام بخوبی کر سکتے ہیں۔

(نوٹ محترم صاحبزادہ موصوف کے ارشاد کے ماتحت منتظمین سیمینار نے دونوں علاقوں کے متعلق مقالے لکھوائے اور وہ اسی سیمینار میں پڑھے گئے۔ اس غرض کے لئے سیمینار کا ایک دن اور بڑھا دیا گیا یعنی بجائے چار روز کے یہ سیمینار پانچ روز جاری رہا۔ ایڈیٹر)

اب میں چند باتیں (دعوت الی اللہ کے) طریق کے متعلق کہنا چاہتا ہوں یعنی دعوت الی اللہ کس طرح مفید اور موثر بنائی جا سکتی ہے۔ میری رائے میں کسی ملک میں دعوت الی اللہ کے لئے جانے سے پہلے اس علاقہ کے حالات کا اچھی طرح مطالعہ کرنا چاہئے۔ اس ملک کی تاریخ سے واقفیت ہونی چاہئے سیاسی تاریخ سے بھی اور مذہبی تاریخ سے بھی۔ وہاں کی ثقافت ' تمدن اور تہذیب اور مقامی رواجوں کو بھی جاننا چاہئے۔ اچھا مربی بننے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ ہر جگہ کے رواج مختلف ہوتے ہیں۔ یہ اختلاف مشرق اور مغرب میں تو نمایاں ہے لیکن خود مغرب میں بھی مختلف ممالک کے مختلف رواج ہیں۔ اس لئے جب تک کوئی مربی کسی مخصوص علاقہ کے رواج اور تمدن سے واقف نہیں ہے وہ مقامی لوگوں سے میل ملاپ اور بات چیت میں غلطی کر سکتا ہے اور بعض دفعہ یہ غلطی بھیانک نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ بہرحال موثر دعوت الی اللہ کرنے کے لئے جہاں مقامی زبان کا جاننا ضروری ہے وہیں مقامی تہذیب و تمدن سے واقفیت بھی لازمی ہے۔ بعض باتیں جو ہمارے ملک میں زیادہ بری نہیں سمجھی جاتیں ہو سکتا ہے کہ کسی بیرونی ملک میں وہی حرکت لوگوں کے دلوں میں انتہائی نفرت پیدا کرنے کا موجب بن جائے اور اس طرح لاعلمی کی وجہ سے مربی سلسلہ کا سارا کیا کرایا خاک میں مل جائے۔

اس تعلق میں مجھے ایک واقعہ یاد آگیا ہے۔ 1935ء کے قریب حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے تحریک جدید کا اعلان فرمایا تھا حضرت صاحب نے نوجوانوں کو باہر نکل جانے کا مشورہ دیا کہ خود کما کر کھائیں اور دعوت الی اللہ کا فریضہ انجام دیں۔ کئی نوجوانوں نے اس آواز پر لبیک کہی اور بغیر اس بات کا دھیان کئے کہ باہر جا کر وہ اپنی روزی کس طرح کمائیں گے وہ باہر چلے گئے۔ بڑی قربانی تھی اور بڑی جرات۔ جانے والوں میں سے ایک میرے ہم کلاس بھی تھے۔ وہ پہلے بمبئی گئے کہ اس وقت زیادہ تر سمندری جہاز بمبئی سے چلتے تھے۔ چنانچہ وہ ایک جہاز پر دھوبی بھرتی ہو کر باہر چلے گئے۔ اور جہاں تک مجھے علم ہے وہ کامیاب رہے۔

میرے ایک اور دوست بھی اسی دوران ہنگری چلے گئے۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے ذریعہ کئی افراد سلسلہ میں داخل ہوئے اور جماعت بن گئی۔ عبادت وہی پڑھاتے تھے مگر انہیں لوگوں کی عادات اور ان کی نفسیات کا زیادہ علم نہیں تھا۔ ایک دفعہ جمعہ پڑھانے کے بعد وہ بیٹھ کر مقتدیوں سے باتیں کر رہے تھے اور ساتھ کے ساتھ غیر شعوری طور پر انہوں نے عادتاً ایک ہاتھ کے ناخن سے پیروں کے ناخنوں کی میل نکالنی شروع کر دی۔ دیکھنے والوں پر اس حرکت کا اتنا گہرا اثر ہوا کہ ان میں سے بعض جماعت سے علیحدہ ہو گئے اور انہوں نے حضرت امام جماعت الثانی کو یہ لکھا کہ جن کو خود تہذیب کا علم نہیں وہ ہمیں کیا سکھائیں گے۔

آپ نے دیکھ لیا کہ ایک چھوٹی سی حرکت سے اشاعت دین حق کے کام کو کس قدر نقصان پہنچا۔ پس مربی کو مقامی رسم و رواج اور تہذیب و تمدن سے بخوبی واقف ہونا چاہئے تاکہ وہ غیر ارادی طور پر بھی کوئی ایسی حرکت نہ کر بیٹھے جو مقامی لوگوں کو ناپسند ہو اور جس کی وجہ سے اشاعت دین کے کام میں رخنہ پیدا ہو۔ تہذیب جیسے میں پہلے بتا چکا ہوں ہر علاقہ میں مختلف ہو سکتی ہے اس لئے ایک مربی کے سامنے یہ اصول رہنا چاہئے کہ وہ ایسے مقامی رسم و رواج کا پورا لحاظ کرے گا جن کا دینی تعلیم سے کوئی ٹکراؤ نہیں۔ اور یہ تبھی ممکن ہے کہ مربی متعلقہ علاقہ کی تہذیب اور وہاں کے رسم و رواج کا بغور مطالعہ کرے اور دینی تعلیم کے پیش نظر اچھی طرح جانچ لے کہ آیا کسی امر میں کوئی ٹکراؤ تو نہیں۔ جانے سے پہلے اگر اس قسم کی جانچ پڑتال کر لی جائے تو مربی وہاں اپنے آپ کو اجنبی بھی محسوس نہیں کرے گا۔

اس ضمن میں یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ کسی علاقہ میں کون کون سی تحریکیں جاری ہیں۔ مربی کو یہ جاننے کی کوشش کرنی چاہئے کہ ایسی تحریکوں نے کن عوامل کے ماتحت جنم لیا ہے اور ان کے مقاصد کیا ہیں اور وہ کن نظریات کو فروغ دینا چاہتی ہیں۔ ان باتوں کے جاننے کے بعد ہی مربی اس قابل ہو سکتا ہے کہ وہ ان کے متعلق اپنا ردعمل متعین کرے۔ میرے ذہن میں اس وقت یورپ کی دو تحریکیں ہیں جو امریکہ میں بھی خوب فروغ پا رہی ہیں۔ اصل میں یورپ اور امریکہ تہذیب و تمدن کے لحاظ سے ایک ہی علاقہ ہے۔ ان دو تحریکوں میں سے ایک تو ہپی ازم کی تحریک ہے اور دوسری Skinheads کہلاتی ہے۔ ہپی وہ لوگ ہیں جنہوں نے بال لمبے چھوڑ دیئے ہیں۔ ناخن بھی بڑھاتے ہیں۔ صفائی کا خیال بھی نہیں رکھتے۔ ظاہری لباس بھی گندا ہوتا ہے۔ سڑکوں پر Pavements پر سو جاتے ہیں۔ مانگ کر کھانے کو عار نہیں سمجھتے۔ منشیات کا عام استعمال کرتے ہیں۔ دوسری تحریک یعنی Skinheads میں شامل لوگ داڑھی مونچھوں کے علاوہ سر کے بال بھی مونڈتے ہیں۔ ہمیں ان کی ظاہری ہیئت سے دلچسپی نہیں ہمیں تو یہ سوچنا ہے کہ یہ تحریکیں کیوں پیدا ہوئیں اور ان لوگوں میں دین کا پیغام احسن طور پر ہم کس طرح پہنچا سکتے ہیں۔ یہ تحریکیں بغیر وجہ کے پیدا نہیں ہو گئیں بلکہ اس روحانی خلاء کی پیداوار ہیں جو یورپ و امریکہ میں پائے جاتے ہیں۔ عیسائیت اور مادہ پرستی مغربی اقوام کو روحانی سکون و طمانیت نہیں دے سکیں۔ یہ دونوں تحریکیں سکون و طمانیت کی تلاش کا نتیجہ ہیں۔ مذہب کی تلاش انسان کا فطرتی تقاضا ہے۔ جب عیسائیت سے یہ تقاضا پورا نہ ہوا تو اسی جذبہ کی تسکین کے لئے نئی نئی تحریکیں پیدا ہو گئیں۔ یہ دونوں تحریکیں مادی معاشی زندگی کے خلاف بغاوت کا رنگ رکھتی ہیں۔ ایک تحریک میں لوگ بال بڑھا کر فقر اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور دوسری میں بال منڈوا کر۔ لیکن باطنی سکون بال بڑھانے یا منڈوانے سے نہیں مل جاتا بلکہ خدا تعالیٰ کی ہستی کو پہچاننے اور اس سے تعلق قائم کرنے سے

ایک اچھی بات

وہ خدا جس کے انعامات انسان کے ساتھ ہر حال میں شامل رہتے ہیں اور وہ بے شمار اور بے اندازہ احسانات ہیں اسی کا شکر کرتے رہنا ضروری ہے۔ شکر اسی کو کہتے ہیں کہ سچے دل سے اقرار کرے کہ واقعی اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ایسی ہیں کہ بے شمار بے اندازہ ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملتا ہے۔ پس یہ خلاء پورا کرنا آپ کے ذمہ ہے۔ یورپ و امریکہ کے لوگ روحانی سکون کے متلاشی ہیں۔ یہ سکون مہیا کرنا آپ کا کام ہے' خاص طور پر مربیان کا جو اشاعت دین کے لئے ساری زندگی وقف کرتے ہیں اور پھر تمام احمدیوں کا بھی کیونکہ سلسلہ احمدیہ کے قیام کی غرض ہی اشاعت دین ہے۔

ان تحریکوں کے علاوہ اب مغربی ممالک میں ایک اور تحریک بھی زور پکڑ رہی ہے اور وہ سکھ ازم (Sikhism) کی تحریک ہے۔ 1975ء میں رخصت پر میں امریکہ گیا تو مجھے معلوم ہوا کہ صرف کیلیفورنیا کی ریاست میں 70 ہزار سفید فام امریکن اس تحریک میں شامل ہو چکے ہیں۔ یہ تحریک یورپ میں بھی پھیل رہی ہے اس کے علاوہ Yoga کی تحریک بھی عام ہو رہی ہے سفید فام سکھ بالکل سکھوں جیسی ہیئت بناتے ہیں لباس بھی ویسا ہی پہنتے ہیں اور یوگی ہندو سادھوؤں کی طرز پر گیروے کپڑے پہن کر ہاتھ میں کشکول لئے مانگتے پھرتے ہیں۔ لندن میں West End کے علاقہ میں بھی یہ لوگ کثرت سے نظر آتے ہیں۔ یہ ساری تحریکیں ہمارے لئے ایک چیلنج کا رنگ رکھتی ہیں۔ روحانی تسکین کے حصول کا راستہ دکھانا ہمارا کام ہے اور ہمیں یہ جائزہ لینا چاہئے کہ ہم اپنے وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے کس حد تک یہ فرض انجام دے رہے ہیں۔

اب میں چند ایک باتیں طلباء کے لئے بیان کرتا ہوں جو دعوت الی اللہ میں مفید ثابت ہوں گی۔ دعوت الی اللہ کرتے وقت مخاطب کی ذہنیت کا لحاظ رکھنا چاہئے۔ یہ اصول ہر جگہ کام دے گا اور اگر اسے ملحوظ نہ رکھا جائے تو مفید نتیجہ نکلنے کی امید نہیں کی جاسکتی مثلاً ایک آدمی اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ہی یقین نہیں رکھتا تو اسے دین کی سچائی کے دلائل دینا عبث ہوگا یا اگر وہ ذہنی طور پر دین کے نزدیک آچکا ہے اور باقی ادیان کے بطلان کا قائل ہو چکا ہے تو اس کے سامنے باقی ادیان کی مسخ شدہ تعلیمات کو پیش کرنا تضیع اوقات ہوگا۔ اسی طرح یہودی کے سامنے عیسائیت کے خلاف دلائل دینا بیکار ہوگا۔ اس لئے مخاطب کی ذہنی کیفیت 'اس کے مذہبی رجحانات 'اس کی شخصیت اور اس کی دنیوی حیثیت وغیرہ کے بارہ میں معلومات حاصل کرنا موثر دعوت الی اللہ کرنے کے لئے لازمی ہے۔

اس تعلق میں بھی ایک واقعہ بیان کروں گا 1957ء میں میں بطور نمائندہ حضرت امام جماعت الثانی ہمبرگ کی بیت کے افتتاح کے لئے جا رہا تھا۔ میرے ساتھ جہاز میں نیوزی لینڈ کے ایک دوست بیٹھے تھے۔ وہ حیوانات کے ڈاکٹر تھے۔ بعد میں ڈائریکٹر جنرل میڈیکل سروسز بھی بنے اور گورنر جنرل بھی ہو گئے انہوں نے مجھ سے سوال کیا کہ سور کا گوشت کھانا کیوں حرام کیا گیا ہے۔ وہ کہنے لگے کہ اب اس جانور میں نہ کیڑے ہوتے ہیں نہ گندگی بلکہ اسے بڑے صاف ماحول میں پالا جاتا ہے اور اسے صاف غذا دی جاتی ہے اس لئے اب اس کو حرام قرار دینے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ مجھے علم ہو گیا تھا کہ وہ ڈاکٹر ہیں اس لئے میں نے انہیں اس مناسبت سے ہی جواب دیا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ سور کے علاوہ دنیا میں کوئی اور جانور بھی ہے جو Homo Sexual ہو۔ کہنے لگے کہ نہیں۔ پھر میں نے کہا کہ آپ ڈاکٹر ہیں بحیثیت ڈاکٹر آپ بتلائیں کہ کیا یہ درست نہیں کہ غذا کا اثر انسان کے اخلاق پر ہوتا ہے۔ کہنے لگے ہاں ہوتا ہے۔ میں نے کہا کہ پھر کیا مجھے اس بارہ میں کچھ اور کہنے کی ضرورت ہے۔ کہنے لگا کہ نہیں میں سمجھ گیا۔ اس مثال سے یہ اصول واضح ہو جاتا ہے کہ اگر مخاطب کے حالات اس کی ذہنی کیفیت اور اس کی دنیوی حیثیت سے واقفیت ہو تو پیغام حق پہنچانے میں آسانی ہو جاتی ہے۔

دوسری بات جو دعوت الی اللہ کو موثر بناتی ہے وہ مربی کا اپنا عملی نمونہ ہے۔ بے شک دین کی تعلیم نہایت اعلیٰ ہے اور اس پر عمل کیا جائے تو انفرادی اور اجتماعی دونوں طور پر انسان اس دنیا میں ہی جنت حاصل کر سکتا ہے مگر سوال عمل کا ہے۔ اگر عمل نہیں ہو رہا تو تعلیم کی برتری عبث ہے ہم لاکھ کہیں کہ دینی تعلیم نہایت ارفع اور نہایت اعلیٰ ہے اور اس میں انسانیت کے تمام دکھوں کا مداوا موجود ہے لیکن اگر اس پر ہمارا عمل نہیں تو ہمارے مخاطب کوئی اثر قبول نہیں کریں گے۔ اور یورپین اقوام یہی سوال کر رہی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ چونکہ دینی تعلیم پر عمل نہیں اس لئے یہ تعلیم ہی ناقابل عمل ہے۔ اور اس طرح عملی لحاظ سے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہ کہنا کہ دین حق سچ کی تعلیم دیتا ہے جھوٹ سے منع کرتا ہے۔ خدمت خلق پر زور دیتا ہے کوئی انوکھی بات نہیں ہے۔ اس قسم کی اخلاقی تعلیم تو ہر مذہب دیتا ہے اور لامذہب لوگ بھی ان اصولوں کو مانتے ہیں کیونکہ انسانی معاشرہ ان اخلاق کے بغیر پنپ ہی نہیں سکتا۔ سوال تو عمل کا ہے۔ جہاں تک عمل کا تعلق ہے بعض غیر اقوام ان اخلاقی اصولوں پر زیادہ سختی سے کاربند ہیں۔ مثلاً خدمت خلق کا ہی سوال ہے اب اس لحاظ سے انسانیت کی جو خدمت مغربی اقوام کر رہی ہیں اس کا عشر عشیر بھی مسلمان نہیں کر رہے بلکہ ایسا موازنہ کرنے سے سخت شرم آتی ہے۔ دین حق تو ساری زندگی کے متعلق ایک لائحہ عمل پیش کرتا ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ دینی تعلیم پر عمل نہیں ہے۔ مگر اب سوال احمدی جماعت کا ہے اور احمدی مربیان کا ہے احمدیت تو آئی ہی دینی اخلاق کو قائم کرنے کے لئے ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بعثت کی غرض ہی یہ ہے کہ دینی تعلیم پر عمل کیا جائے اور دینی اخلاق کا مظاہرہ ہو اس لئے میں آپ سب طلباء کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ نے دعوت الی اللہ کرنی ہے اور دین کو پیش کرنا ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی باتوں کا اثر ہو تو آپ کو سب سے اول اپنے عملی نمونہ کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ تب آپ کی بات میں اثر ہوگا۔ بغیر اعلیٰ قسم کے عملی نمونہ کے دعوت الی اللہ ہرگز موثر نہیں ہو سکتی۔ آپ کو چاہئے کہ دینی اخلاق اور اپنے عمل کا موازنہ کرتے رہیں اور مختلف معاملات کے مختلف پہلوؤں پر دینی اخلاق کا جس رنگ میں اظہار ہونا چاہئے اسے ذہن میں حاضر رکھیں۔ بار بار سوچیں اور غور کریں۔ اپنے نفس کو ٹٹولتے رہیں اور اپنی کمزوریوں پر نگاہ رکھیں۔ اپنی اصلاح کی کوشش کرتے رہیں اور حقیقی معنوں میں سچے صاحب ایمان بننے کی کوشش کریں۔ ہم سب اپنے اندر یہ انقلاب پیدا کریں گے تو تب دنیا میں انقلاب پیدا ہوگا۔ جو نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کرنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ آئے۔ وہ اس وقت پیدا ہوگا جب ہم سب اپنے اندر دینی انقلاب پیدا کر لیں گے۔ اس سے پہلے نہیں۔ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے اس لئے یہ انقلاب تو برپا ہو کر رہے گا۔ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ یہ انقلاب ہمارے ہاتھوں ہو۔ اس مقصد کے پیش نظر ہمیں اپنی اصلاح کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسا کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

O

ہم کو ہے اقرار کی خُو اور اُنہیں انکار کی
رفتہ رفتہ ہو گئی عادت ہمیں تکرار کی

مَیں ہوں جس دنیا میں لگتا ہے مری دنیا نہیں
کوئی قدرِ مشترک باقی نہیں افکار کی

لطف لینے کے لئے بھی چاہئے حسِّ لطیف
آج کل تفریح عریاں جنس ہے بازار کی

شکلِ انسانی پہن کر رقص میں ابلیس ہیں
رنگ لے آئی ہیں ساری محنتیں اغیار کی

حشر ساماں منظروں کی گرد کے پھیلاؤ سے
آنکھ ہر دم جھیلتی ہے کیفیت آزار کی

کھوج میں اپنوں کی تنہا اُڑتے اُڑتے تھک گئی
کونج اب سمجھی ہے کیسی اہمیّت ہے ڈار کی

پھر کبھی ملنا نہایت ہی کٹھن ہو جائے گا
خاندانی گھر کے آنگن میں اگر دیوار کی

ثانوی ہے ظاہری آرائشِ حرف و صدا
قدر و قیمت جذبۂ صادق سے ہے اشعار کی

باغ سارا جانتا ہے گُل ہے لیکن بے خبر
قابلِ تشویش ہے حالت ترے بیمار کی

امتہ الباری ناصر

ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان (الفضل 27 نومبر 1955ء)

حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

پیر سید علی احمد صاحب

پیرجی سید علی احمد صاحب آف رجاؤلی نزد براڑہ ضلع انبالہ کی وفات کی خبر پڑھ کر سخت صدمہ ہوا

وہ میرے رفیق قدیم تھے۔ ان سے پہلے پہل مجھے 7-1906ء میں تعارف ہوا۔ جب میں اخبار بدر قادیان میں کام کرتا تھا۔ اور وہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے پاس ایک پرچہ پر تازہ (خدائی خبر) حضرت بانی سلسلہ کے قلم مبارک سے حسب معمول لکھی ہوئی بدر میں شائع ہونے کے لئے لائے۔ پھر جب کاتب لکھ چکا اور کاپی پریس میں لے جائی گئی۔ اور پروف نکلا تو حضرت صاحب کے ملاحظہ کے لئے انہی کے ہاتھ بھیجا گیا۔ دریافت پر مجھے معلوم ہوا کہ ان کی قریبی رشتہ دار اندرون خانہ سیدہ حضرت اماں جان کی خدمت میں رہتی ہے۔ اس لئے ان کو یہ سہولت اور یہ فخر حاصل ہے اور ابھی بچے ہیں۔ بسی کے مشہور و معروف افغان خاندان کے افراد مہاراجہ پٹیالہ کی مختلف خدمات پر مقرر تھے۔ انہی میں سے ایک مخلص احمدی امام علی صاحب کی بیٹی ان کے رشتہ مناکحت میں آئی۔ ان کے والد براڑہ سے دو تین میل دور ایک بستی رجاؤلی نام ایک خانقاہ کے متولی تھے۔ جس کے ساتھ بیسیوں بیگھہ زمین معافی کی ان کے نام تھی۔ اور وہ گدی نشین تھے۔ اور ہزاروں مریدوں اور معتقدین کے مرجع تھے۔ والد کی وفات پر یہی (سید علی احمد صاحب) جانشین ہوئے چونکہ یہ احمدی تھے۔ اور نہایت مخلص اور والہ و شیدائے حضرت بانی سلسلہ۔ انہوں نے اعلان کر دیا کہ میں یہاں کوئی خلاف احکام دینیہ امر نہ خود کروں گا نہ ہونے دونگا۔ رقص و سرور اور دیگر بدعات یکسر موقوف۔ آپ آئیں میں علماء و فضلا منگوا کر ان کا واعظ کراؤں گا۔ آپ لوگوں کی دعوت بدستور ہوگی۔ مگر کوئی غیر دینی کارروائی روا نہ رکھی جائے گی۔ اس پر وہ لوگ مایوس ہو گئے۔ اور کئی مخالفت پر آمادہ یہ خود بھی اس صورت حالات سے بیزار تھے۔ اور دل سے چاہتے تھے کہ قادیان دارالامان چلا جاؤں۔ چنانچہ یہ سجادہ نشینی اور پیری مریدی کا قضیہ نامرضیہ اور سینکڑوں بیگھہ زمین معافی والی اور دوسری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ چھوڑ کر قادیان آ گئے۔

یہ حضرت امام اول کا زمانہ تھا۔ یہاں چند سال تو رجاولی جا کر مزارعین سے بٹائی وغیرہ لے آتے اور اس پر کشائش سے گذارہ کرتے مگر پھر یہ صورت نہ رہی تو درویشانہ زندگی اختیار کر لی۔ تنہا نہیں تھے بیوی بچے بھی ساتھ تھے۔ تنگدستی بڑھی۔ تو دفتر میں مددگار کارکن ہونا اختیار کر لیا۔ جس کی تنخواہ اس وقت دس گیارہ روپے سے زیادہ نہ تھی۔ زیادہ تر مقبرہ بہشتی کے دفتر کی ملازمت پسند کرتے۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھی برسوں خدمت بجالاتے رہے۔ وہاں زیادہ خوش تھے۔ اور ہر قسم کی مشقت و محنت برداشت کرتے۔ کیونکہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی ذات ستودہ صفات سے انتہائی عقیدت رکھتے تھے۔ حضرت امام اول کے آخری ایام میں مجھے بتایا تھا۔ کہ رؤیا میں حضرت امام جماعت الثانی کے بارے میں صبح کا ستارہ لقب مجھے جناب الٰہی سے بتایا گیا ہے۔ وہ میرے مضامین اور نظموں سے نہایت شغف رکھتے تھے۔ حضرت مفتی صاحب نے تعارف بھی انہی الفاظ سے کرایا تھا۔ کہ یہ آپ کے اشعار کے دلدادہ ہیں جب کوئی نظم چھپتی ہے۔ تو یہ اسے اپنی کاپی میں نقل کر لیتے ہیں۔ اور پھر پڑھتے رہتے ہیں۔ اور جب نغمات اکمل علیحدہ پمفلٹ کی صورت میں چھپنے شروع ہوئے۔ تو ان کی کئی کئی کاپیاں حاصل کر لیتے تھے۔ اور جب تعلقات بڑھے۔ تو عموماً میری نظم چھپنے سے پہلے ہی حاصل کر لینے میں مسرت محسوس کرتے۔ جب رجاؤلی میں تھے۔ تو اس وقت بھی اور اس کے بعد بھی دارالامان آنے پر دینی مسائل کی تحقیق میرے ذریعہ سے کرکے تشفی پاتے وہ دل سے چاہتے اور عملی طور پر کاربند رہے کہ ان کی بیوی بچے (ذکور واناث) خاندان حضرت بانی سلسلہ کے کسی نہ کسی فرد کی خدمت کا شرف رکھیں۔ اور انہی کی زیر تربیت رہیں۔ پہلی شادی سے چار لڑکیاں اور دو بچے اب تک ہیں۔ ایک لڑکی کی شادی گولیکی کے پیرزادہ خاندان میں ہوئی۔ پیر نذیر احمد صاحب سے نکاح حضرت امام الثانی نے پڑھایا تھا۔ دوسری لڑکی میرے بھائی مولوی محمد نور الدین کے نکاح میں ہے۔ یہ نکاح انہوں نے میرے والد ماجد کی معرفت خود کرایا۔ جن سے تعلقات کمال محبت و عقیدت رکھتے تھے۔ اور اگرچہ عمروں میں بہت تفاوت تھا۔ کیونکہ میرے بھائی کی بیوی فوت ہو گئی تھی۔ اور تین لڑکیاں اور دو لڑکے موجود تھے۔ مگر کہتے ہیں آپ سے تعلق مستحکم کرنا چاہتا ہوں۔ دوسری شادی ان کی اپنی بہت مبارک ہوئی ان کے سبھی بیٹے مخلص احمدی بارو زگار ہیں۔ اور صاحب اولاد ہیں۔ لڑکیاں بھی اچھے گھرانوں مین خوش و خرم۔ یوں وہ کئی بیٹے بیٹیوں اور پوتے پوتیوں۔ نواسے نواسیوں کے بزرگ تھے۔ پاس پیسہ نہ تھا نہ اولاد کو تعلیم دلوا سکے۔ مگر شادیاں بھی ہو گئیں۔ اور اولاد صاحب علم بھی ہے۔ یہ سب خاندان حضرت بانی سلسلہ کی خدمت مخلصانہ اور وابستگی کا پھل ہے۔

میرے سامنے ان پر کئی مشکل وقت آئے مگر وہ ہمیشہ صابر و شاکر رہے۔ اور کبھی شکوہ شکایت زبان پر نہیں لائے۔ فسادات کے زمانے میں ان کے اہل و عیال تو لاہور آ گئے۔ ایسے ہی میرے بھی۔ وہ میرے مکان پر آ گئے اور کہا آپ کی خدمت کا مجھے موقع ملے گا۔ جس کی میں دیرینہ خواہش رکھتا ہوں۔ میں نے معلوم کیا کہ وہ رات کو 12 بجے تک برآمدے میں ٹہلتے رہتے۔ اور استغفار ذکرواذکار میں اور پھر حسب معمول تین بجے سے کچھ پہلے اٹھ کر آخر شب نماز پڑھتے رہتے فجر تک۔ اور یہ ان کی پرانی عادت تھی جب ابتداء میں ہمارے ہمسائے ہی میں ان کی رہائش تھی۔ تو عموماً اڑھائی تین بجے ان کی آخر شب کی عبادت میں کلام الٰہی کی تلاوت کی آواز آتی تھی۔ ان دنوں عام طور پر سب احمدی گھروں میں یہی دستور تھا۔ چنانچہ میرے ہمسائے میں ان کے بعد میاں محمد یامین صاحب کتب فروش پبلشر آئے۔ تو وہ بھی کثیرالعیال۔ لیکن سحری کے وقت تلاوت کی آواز آتی۔ کچھ مدت خان عبدالمجید خاں میوہ فروش رہے۔ تو وہ بھی یہی معمول رکھتے رامپور سے آئے تھے۔ شاید پہلے وارثی طریقت کے تھے۔ کیونکہ اس وقت وہ سریلی آواز سے مناجات اور والہانہ انداز سے اشعار پڑھتے تھے۔ امامت اولیٰ میں عصر اور فجر کے بعد تلاوت خصوصیت سے احمدیوں کا معمول اور مشغلہ مقبول تھا۔ عصر کے وقت کیا بچے کیا بوڑھے کیا جوان سب ہی بیت اقصیٰ میں درس سننے کے لئے جمع ہوتے۔ اور صبح عبادت کے بعد کچھ لوگ تو بیوت میں تلاوت میں مشغول ہو جاتے۔ اور طلباء شاخ دینیات اور ہائی سکول مع اپنے استادوں اور سپروائزروں کے بورڈنگ میں ادا عبادت کے بعد تلاوت کرتے۔ اور دفاتر میں (خصوصاً بدر و تشحیذ الاذہان میں) حضرت مفتی صاحب اور منشی عبدالرحیم صاحب بنوڑی نو احمدی اور مجھ ایسے نابکار مقبرہ بہشتی کی زیارت کے بعد تلاوت سے بہرہ اندوز ہوتے۔ ادھر بازار احمدیہ میں اولین میں سے شیخ غلام احمد صاحب نو احمدی مرزا اسماعیل بیگ صاحب میاں عمر الدین صاحب میاں عبداللہ صاحب چغتائی۔ ادھر غلام رسول صاحب پٹھان۔ یہ عالم کہ دودھ اور دہی سامنے رکھا ہے۔ اور تلاوت کی جارہی ہے۔ اس انہماک میں بعض اوقات انہیں کسی گاہک کی طرف توجہ ہی نہ ہوتی تو وہ خود پیسے رکھ کر پیمانے سے دودھ لے کر چلا جاتا۔ غرض عجیب عالم تھا۔ میں نے موجودہ نوجوانوں کے لئے اس کا کچھ ذکر کیا ہے۔ اور گھروں سے کلام الٰہی کی تلاوت کی الگ آواز آتی۔ میاں محمد حسن صاحب مولانا رحمت علی صاحب مربی اول انڈونیشیا کے اباجان تو بیرونی دروازہ پر بیٹھے کلام الٰہی کا ترجمہ بھی کرتے جاتے۔ جس سے آنے جانے والے متمتع ہوتے۔ پھر امامت ثانیہ کے زمانے میں تو چودہ بیوت میں درس و حدیث و کتب بانی سلسلہ ہوتا۔ اور عشاء کے وقت حضرت صاحب کی مجلس علم و عرفان دس بجے تک اب ربوہ میں انہی برکات کا نزول ہے۔ بلکہ بعض صورتوں میں زیادہ وسیع پیمانے پر۔ مبارک ہیں وہ خوش نصیب جو اس سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ میں پختہ ارادہ رکھتا تھا۔ کہ قادیان سے نہیں ہلوں گا مگر حالات نے مجبور کر دیا۔ بیماری بڑھ گئی اور وسائل غذا دوا ختم تو عزیز جنید کے کہنے سے عزیز ابراہیم عرفانی نے مجھے ایک ٹرک میں بٹھا دیا۔ جو ان کے دروازے پر لطف المنان کے نگہداشت میں کھڑا تھا۔ اور خود چلا گیا۔ کہ کچھ دنوں کے بعد اپنے علاج کے بعد واپس آجائیں گے۔ پھر حالات نے کچھ ایسا پلٹا کھایا کہ میں یہیں رہ گیا۔ اور سید علی احمد نے ہی مجھے یہاں تک بحفاظت پہنچایا یہ 12 اکتوبر 47ء کا ذکر ہے۔ سب مرکزی احباب یہیں لاہور میں تھے۔ پھر جب ربوہ کی بنیاد پڑی۔ تو سید علی احمد صاحب بغیر اپنی معیشت و جائے رہائش کا خیال کئے ربوہ پہنچ گئے۔ اور اپنی بقیہ عمر عسر کی حالت میں بطیب خاطر گذار دی۔ اور میں یہیں رک گیا۔

سید علی احمد بہت کم گو تھے۔ اور میرے سامنے تو ادب کے خیال سے خاموش ہی رہتے۔ مگر بعض اوقات زیر لب بہت گہری بات کہہ جاتے۔

آخر میں ان کے ایک احسان کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جس سے ان کے اخلاق حمیدہ پر روشنی پڑتی ہے کہ میرے والد ماجد 89 سال کی عمر میں واصل باللہ ہوئے۔ عمر کے آخری ایام میں وہ بیمار ہو گئے۔ تو ضرورت تھی کہ ان کی خدمت تیمارداری کے لئے ہر وقت ایک آدمی ان کے پاس رہے۔ ایک تو میں خود دائم المریض کمزور پھر دفاتر کا کام بالخصوص ایڈیٹری مینجری جس کے لئے تیرہ تیرہ گھنٹے مصروفیت روزانہ بغیر کسی ناغہ و وقفہ کے۔ سو یہ مہرباں باصرار تام دارالانوار کی بیت سے ملحقہ کوارٹر میں ان کی چارپائی اٹھوا کر لے گیا۔ اور تین ہفتے وہاں ان کی ہر ممکن خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

OOO

قرارداد تعزیت بروفات چوہدری احمد مختار صاحب

امیر جماعت احمدیہ کراچی

(منجانب جماعت احمدیہ برطانیہ)

یہ خبر نہایت افسوس اور گہرے رنج کے ساتھ سنی جائے گی کہ مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت کراچی بتاریخ 97-1-30 بوقت سات بجے شام کراچی میں۔ بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کی عمر بوقت وفات 88 سال تھی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے چوہدری صاحب کے بارہ میں دعا کی تحریک کرتے ہوئے خطبہ بتاریخ 97-1-31 میں ذکر فرمایا۔ کہ چوہدری صاحب چک ڈیڑھ نمبر 29 سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ میں 1909ء میں پیدا ہوئے۔ میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد کوآپریٹو بینک میں آڈٹ کی ملازمت اختیار کی پھر شاہنواز دہلی میں ڈائریکٹر کے طور پر کام کیا اور تقسیم ہند کے بعد اپنا آزاد کاروبار شروع کیا۔ اور اب ان کے پاس Chemicals کی ایجنسی تھی۔ آپ خود تو سارا وقت جماعتی کاموں میں صرف کرتے اور ایجنسی کی نگرانی آپ نے انیس احمد مختار صاحب کے سپرد کر رکھی تھی۔

فرمایا۔ ان کو مطالعہ کا بے حد شوق تھا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی ذاتی جدوجہد سے دینی علوم

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

دنیا کی سب سے بڑی میزائل طاقت

بھارت کے میزائل ساز پروگرام کے خالق ڈاکٹر عبدالکلام نے دعویٰ کیا ہے کہ بھارت میزائل ٹیکنالوجی میں دنیا کے صف اول کے ممالک میں شامل ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پرتھوی میزائل کا تجربہ کر کے ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ بھارت کے ماہرین 'میزائل ٹیکنالوجی کو نئی جہت دینے اور اس کا رخ موڑنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اور پرتھوی کا تجربہ کر کے ہم دنیا میں نمبرون میزائل پاور کی حیثیت حاصل کر چکے ہیں بنگلور میں جونیئر سائنس دانوں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پرتھوی کے ویرئے نے بھارت کو اس طرز کے میزائیلوں کی صنعت میں سب سے برتر کر دیا ہے۔ اور زمین سے فضا میں مار کرنے والا ہمارا میزائل آکاش بہت اعلیٰ خوبیوں کا حامل ہو گا۔ اور امریکی پیٹریاٹ میزائل سے کسی طرح بھی کم نہیں۔ تاہم ابھی بہت محنت کی ضرورت ہے۔

دریں اثناء امریکہ نے مطالبہ کیا ہے بھارت پرتھوی میزائل نصب کرنے سے باز رہے کیونکہ اس کی تنصیب سے علاقے میں ایک نئی کشیدگی اور ہتھیاروں کی دوڑ شروع ہو جائے گی۔

ادھر بھارتی ماہرین انٹر کانٹی نینٹل میزائل بنانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

OOO

یورپ کو ایران اور عراق سے خطرہ؟

امریکہ کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ ایران اور عراق یورپ اور مشرقی وسطی کے لئے خطرہ ہیں۔ جس کے لئے ان کا محاسبہ کیا جانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ یورپ کے جو ممالک ایران کے رویے میں بہتری کے لئے اسے بات چیت میں مصروف کرنا چاہتے ہیں انہیں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا ہے انہوں نے کہا کہ ابرائٹ نے روم سے ماسکو تک اپنے دورے میں ہر جگہ ایران اور عراق سرگرمیوں پر کڑی نکتہ چینی کی۔ ایران ابھی تک حیران اور حماس حزب اللہ اسلحہ کے انبار فراہم کر رہے ہیں۔ مشرق وسطیٰ کے لئے خاصی طور پر خطرہ ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس دونوں ممالک کی غیر قانونی سرگرمیوں کے ثبوت ہیں' جو ہم اپنے دوست ممالک کو فراہم کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایران ایٹمی ہتھیار حاصل کرنے کی کوشش میں ہے۔ جس کی وجہ سے ہم اسے دنیا میں تنہا کرنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہم اپنے یورپی دوستوں کو قائل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

OOO

اربکان جھک گئے

ترکی کے اسلام پسند وزیراعظم نجم الدین اربکان فوج کے دباؤ کے آگے بالاخر جھک گئے ہیں۔ اور انہوں نے سیکولر نظام کو برقرار رکھنے کا عندیہ دے دیا ہے۔ انہوں نے اپنی پارٹی کے لیڈروں کو ایسے بیانات دینے سے روک دیا ہے جس سے سیکولر روایات پر حرف آتا ہو۔

ادھر ملک کے فوجی جرنیلوں نے کہا ہے کہ سیکولر روایات سے ہٹا کر ملک کو اسلامی طرز حکومت کی طرف دوڑنے کی کوششوں کے خلاف سخت پالیسی اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ فوجی لیڈروں نے ایک 20 نکاتی لائحہ عمل پیش کیا ہے۔ جس کا مقصد اسلام پسند تنظیم کی مزاحمت کرنا ہے۔

یہ حالات ترکی اور ایران کے درمیان ایک جھگڑے کے پس منظر میں نمودار ہوئے ہیں۔ جس میں متعدد سفارتکاروں اور قونصلر عہدیداروں کو نکالا گیا ہے۔

OOO

چیچن کمانڈر کی دھمکی

چیچنیا میں جنگ ختم ہو چکی ہے تاہم جنگ سے لوگوں کے جسم اور روح پر لگنے والے زخم ابھی تازہ ہیں۔ اور علاقے کی معیشت کو پہنچنے والے نقصانات کی تلافی کے دور دور تک آثار نظر نہیں آرہے۔ اس کا اندازہ چیچن لیڈروں کے بیانات سے ہوتا ہے۔

ایک گوریلا لیڈر مسلمان راویو نے ٹیلی ویژن پر ایک انٹرویو میں روس کو اپریل میں روسی شہروں پر ایک مرتبہ پھر حملوں کی دھمکی دی ہے۔ سلمان جنہیں داغستان میں خونی کارروائیوں کے سبب بین الاقوامی شہرت حاصل ہے' نے پچھلے سال جنوری میں اعلان کیا تھا کہ شہید صدر جوہر داؤدایوف کی پہلی برسی پر 21- اپریل 1997ء کو تین روسی شہروں کو تباہ کر دیا جائے گا ان کے مطابق 21- اپریل انتقام کا دن ہو گا۔ اور وہ روس سے مکمل آزادی حاصل کرنے تک اپنی جنگ جاری رکھیں گے۔ اور یہ جنگ ہر محاذ پر لڑی جائے گی۔

OOO

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 31064 میں فہمیدہ اختر زوجہ عنایت علی قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جسوکی P/O خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-12-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی 3 تولہ مالیتی۔/17000 روپے۔ اور حق مہر۔/1000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فہمیدہ اختر زوجہ عنایت علی بمقام و P/O جسوکی ضلع گجرات گواہ شد نمبر 1 فضل احمد وصیت نمبر 29085 گواہ شد نمبر 2 ودود احمد نفیس وصیت نمبر 27517۔

مسل نمبر 31065 میں عنایت علی ولد مہرداد قوم سندھو پیشہ کاشتکاری عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جسوکی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-12-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- بارانی زمین برقبہ 2 ایکڑ مالیتی۔/160000 روپے۔ 2- چاہی زمین برقبہ ڈیڑھ ایکڑ مالیتی۔/150000 روپے۔ 3- مکان جس میں رہائش ہے مالیتی۔/150000 روپے۔ 4- نقد رقم موجود۔/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/60000 روپے ماہوار بصورت خرچ از پسر اکبر مل رہے ہیں۔ اور مبلغ۔/20000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عنایت علی ساکن جسوکی P/O خاص ضلع گجرات گواہ شد نمبر 1 فضل احمد وصیت نمبر 29085 گواہ شد نمبر 2 ودود احمد نفیس معلم وقف جدید وصیت نمبر 27517۔

مسل نمبر 31066 میں لطف الرحمٰن ولد ملک مولانا جمیل الرحمٰن رفیق قوم اعوان پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 4 تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-4-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد لطف الرحمٰن کوارٹر نمبر 4 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 1 سلطان احمد قمر زعیم حلقہ کوارٹر تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 2 مجد الدین کوارٹر نمبر 3 تحریک جدید ربوہ۔

مسل نمبر 31067 میں مرزا راشد بشیر ولد مرزا بشیر احمد قوم مغل پیشہ تعلیم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 13/1 دارالبرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-10-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مرزا راشد بشیر 13/1 دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر 1 ظہیر احمد وصیت نمبر 25249 گواہ شد نمبر 2 مرزا بشیر احمد وصیت نمبر 28780 والد موصی۔

مسل نمبر 31068 میں مبشر احمد آصف ولد رفیق احمد ناصر قوم بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 10/43 فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-12-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مبشر احمد آصف 10/43 فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 1 لطف المنان طاہر باجوہ وصیت نمبر 29007 گواہ شد نمبر 2 منور محمود کاہلوں وصیت نمبر 19425۔

مسل نمبر 31069 میں سید وسیم احمد شاہ ولد سید نعیم احمد شاہ قوم سید ترمذی پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 2/43 فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-12-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1500 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید وسیم احمد شاہ 2/43 فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر1 لطف المنان طاہر باجوہ وصیت نمبر 29007 گواہ شد نمبر 2 سید عبدالغنی شاہ وصیت نمبر 5844۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 10- مارچ 1997ء

12-00	رات۔ جرمن پروگرام۔
1-00	اردو کلاس (نیا)۔
2-00	کوئز ربوہ۔ کراچی۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ فائنل۔
2-30	درس کلام الٰہی نمبر17 (1995ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ بیت الفضل (لندن) (دوبارہ)۔
4-30	چینی زبان سیکھئے۔
5-00	اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-05	تلاوت-حدیث-خبریں۔
5-30	چلڈرنز کارنر۔ بچوں کا مشاعرہ (دوبارہ)۔
6-00	لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
7-00	اراؤنڈ دی گلوب۔ موروسندھ میں ایک نمائش۔
8-00	(صبح) اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00	چینی زبان سیکھئے (دوبارہ)۔
10-00	ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ۔ 97-3-9
11-00	اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-05	تلاوت-حدیث-خبریں۔
11-30	چلڈرنز کارنر۔ بچوں کا مشاعرہ (دوبارہ)۔
12-00	دوپہر۔ درس کلام الٰہی نمبر17 (1995ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ بیت الفضل لندن سے۔
2-00	لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
2-50	اردو کلاس (دوبارہ)۔
3-50	بنگالی پروگرام۔
5-00	اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-05	تلاوت-حدیث-خبریں۔
5-30	نارویجین زبان سیکھئے
6-00	انڈونیشین پروگرام۔
7-00	(رات) ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-3-10۔
8-00	احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ۔ دار الصدر بمقابلہ دار الرحمت۔
9-00	لقاء مع العرب (نیا)۔
10-00	ترکی پروگرام۔

اطلاعات و اعلانات

تقریب شادی

○ مکرم فضل الرحمان صاحب حال مقیم کویت ابن مکرم عبدالرحمان صاحب دارالفضل ربوہ کی شادی ہمراہ عزیزہ شازیہ یاسمین صاحبہ بنت مکرم محمد صدیق صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ سے 96-12-26 کو ہوئی۔ اگلے روز 96-12-27 کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس سے چند دن قبل عزیز کے نکاح کا اعلان مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے المبارک میں کیا۔ عزیز فضل الرحمان مکرم حافظ سعید الرحمان صاحب مربی بیلا روس کا بھائی ہے۔ احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ مکرم عمران راشد صاحب ابن مکرم عبدالحفیظ خان صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 97-1-3 کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچی کا نام ماریہ راشد عطا فرمایا ہے۔ عزیزہ مکرم فاروق صاحب ابن ماسٹر عنایت اللہ صاحب وزیرآبادی کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو باعمر اور سعادت مند خادمہ سلسلہ بنائے۔

نکاح

○ مورخہ 21- فروری 1997ء عزیزہ امتہ القدوس ناصرہ صاحبہ بنت مکرم ناصر احمد بلوچ صاحب دارالعلوم غربی ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم محمد اجمل خاں صاحب بلوچ ولد مکرم محمد اشرف خان صاحب بلوچ چاہ سردار والا ضلع سرگودھا مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم نصراللہ خان صاحب ناصر ایم اے شاہد ایڈیٹر ماہنامہ انصاراللہ ربوہ نے کیا۔

احباب سے اس نکاح کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مورخہ 20- فروری 1997ء کو مکرم قاسم احمد صاحب بلوچ حال جرمنی ابن مکرم ناصر احمد بلوچ صاحب دارالعلوم غربی ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ حمیرا بلوچ صاحبہ بنت مکرم فیض اللہ خان صاحب بلوچ رحمٰن کالونی ربوہ مبلغ دو لاکھ روپے حق مہر پر مکرم نصراللہ خان صاحب ناصر ایم اے شاہد ایڈیٹر ماہنامہ انصاراللہ ربوہ نے اعلان کیا۔ عزیزہ مکرم حافظ فتح محمد صاحب بلوچ ڈیرہ غازی خان رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پڑپوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ نکاح جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

○ مکرم معظم اقبال عابد صاحب ابن مکرم ظفر اقبال صاحب بھٹی لاہور کا نکاح ہمراہ عزیزہ شگفتہ صاحبہ بنت مکرم داؤد احمد صاحب مورخہ 31 جنوری 1997ء بعد جمعہ مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع لاہور نے دارالذکر میں پڑھا۔ اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

یاد رفتگان

○ 1۔ اپنے بزرگوں میں سے رفقائے حضرت بانی سلسلہ عالیہ کے متعلق لکھیں۔

2۔ صرف ایسے اصحاب کے متعلق لکھیں جن کے متعلق آپ کی معلومات کو سند کا درجہ دیا جا سکتا ہے۔

3۔ واقعات کی پوری جانچ پڑتال کر کے لکھیں تاکہ کوئی بات تاریخی طور پر غلط احاطہ تحریر میں نہ آجائے۔

4۔ ادھر ادھر سے مواد اکٹھا کرنا ہو تو درست اور مکمل حوالے درج کریں اور کوشش کریں کہ حوالہ میں درج باتیں درست ہیں۔

(ادارہ)

صدقہ جاریہ

○ مکرم ملک عبدالرحمان صاحب ایڈووکیٹ لاہور سے لکھتے ہیں کہ ان کی اہلیہ کی چھوٹی بہن طاہرہ بشیر صاحبہ ایسوسی ایٹ پروفیسر لاہور کالج فارویمن نے اپنی وفات یافتہ والدہ محترمہ نیاز بیگم صاحبہ اور وفات یافتہ والد محترم بشیر احمد صاحب کو ایصال ثواب کی خاطر دو مستحقین کے نام الفضل بطور صدقہ جاریہ جاری کروانے کے لئے 1500 روپے بھجوائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر دو بزرگان کو اپنی بخشش اور رحمت سے نوازے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ جملہ احباب سے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(مینیجر)

آپ کا خط ملا

○ مکرم ایڈیٹر صاحب الفضل ربوہ

الفضل یکم مارچ 1997ء ص 5 کالم 3 پر ایک مضمون میں لکھا ہے کہ:

"حضرت جعفر بن طیار (جو حضرت علیؓ کے بھائی تھے) نے نہایت زبردست اور مدلل تبلیغی تقریر کی۔" یہ سہو کتابت ہے اصل میں حضرت جعفر حضرت ابو طالب کے بیٹے تھے جو حضرت علیؓ کے بھائی تھے چنانچہ سیرۃ ابن ہشام میں حوالہ دیا گیا ہے اس میں بھی حضرت جعفرؓ کے والد حضرت ابو طالب ہی لکھے گئے ہیں۔ ملاحظہ ہو سیرۃ ابن ہشام حصہ اول ص369 اور ترجمہ مولانا عبدالجلیل صدیقی۔ نظر ثانی و تہذیب مولانا غلام رسول مہر ناشرین شیخ غلام علی اینڈ سنز و پبلشرز لاہور۔ حیدر آباد۔ کراچی 1975ء اشاعت لاہور۔ الغرض "حضرت جعفرؓ بن طیار" نہیں بلکہ ابن ابی طالب تھے جو حضرت علیؓ کے بھائی تھے۔

خاکسار

سید احمد علی ربوہ

بقیہ صفحہ 5

حاصل کئے اور انگریزی زبان میں حیرت انگیز دسترس حاصل کی۔ ان کو جماعت احمدیہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ پہلے وہ کراچی کی جماعت کے سیکرٹری امور عامہ رہے پھر زعیم انصاراللہ کے فرائض سرانجام دیئے پھر نائب امیر کی حیثیت سے خدمات بجالاتے رہے۔ 1965ء میں وہ امیر جماعت کراچی مقرر ہوئے۔ اور اکتیس سال امارت کے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کی توفیق پائی۔

حضرت صاحب نے فرمایا۔ چوہدری عبداللہ خان صاحب نے کراچی کی جماعت کو ایک اعلیٰ معیار پر قائم کیا تھا۔ چوہدری صاحب نے جماعت کراچی پر بے حد محنت کی اور اس اعلیٰ معیار کو نہ صرف قائم رکھا بلکہ اسے آگے بڑھاتے ہوئے عظیم خدمات سرانجام دیں۔ چوہدری صاحب کو حضرت بانی سلسلہ سے بے حد عشق تھا۔ دیگر جماعتی کاموں کے ساتھ ساتھ روزانہ صبح شام چار گھنٹے حضرت بانی سلسلہ کی کتب کا انڈیکس تیار کرنے میں صرف فرماتے تھے۔

حضرت صاحب نے فرمایا۔ چوہدری صاحب گزشتہ دو تین سال سے گہری بیماریوں میں مبتلا رہے۔ ان میں بے حد توکل تھا۔ اور ہمت تھی۔ اس لئے ہر بیماری کا مقابلہ دلیری سے کرتے رہے۔ اور خدمات دینیہ بدستور بجا لاتے رہے۔ انہیں پھیپھڑے کا کینسر لاحق ہو گیا تھا۔ جو آخر جان لیوا ثابت ہوا۔ چوہدری صاحب موصی تھے۔ ان کی عظیم خدمات کے پیش نظر حضرت صاحب نے بہشتی مقبرہ ربوہ میں مکرم چوہدری انور حسین صاحب کی قبر کے ساتھ والی جگہ میں دفن کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

موصوف نے اپنے پیچھے اہلیہ پروین اختر صاحبہ۔ دو بیٹے (انیس احمد مختار صاحب اور محمود احمد مختار صاحب) اور ایک بیٹی سوگوار چھوڑے ہیں۔

ممبران مجلس عاملہ یو۔کے پسماندگان کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور انہیں جانے والے کی اعلیٰ اقدار کے ساتھ چمٹے رہنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ولی احمد شاہ

امیر جماعت احمدیہ برطانیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 8 - مارچ-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 28 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری اور ڈیرہ غازی خان میں ان کے سب سے بڑے سیاسی حریف ذوالفقار کھوسہ میں صلح کروا دی گئی۔ کھوسہ نے کہا کہ آپ کے عزیزوں نے مسلم لیگی کارکنوں پر ظلم کا بازار گرم کئے رکھا۔ اب میں نواز شریف کے کہنے پر صلح کر رہا ہوں۔ صدر لغاری نے کہا کہ صدر بننے کے بعد میں نے نہ تو مقامی سیاست میں مداخلت کی اور نہ کابینہ میں آپ کی شمولیت کی مخالفت کی۔ جمعہ کو ایوان صدر میں کھوسہ اور صدر کی ملاقات کے بعد دونوں نے اپنے اختلافات ختم کر دینے کا اعلان کیا۔ اس صلح کرانے میں پنجاب کے وزیر اعلیٰ شہباز شریف، وفاقی وزراء چوہدری نثار، بیگم عابدہ حسین اور پنجاب کے متوقع گورنر شاہد حامد نے اہم کردار ادا کیا۔ شہباز شریف شام کو صدر سے پھر ملے اور کابینہ کی تشکیل پر گفتگو کی۔ شاہد حامد کو گورنر پنجاب بنانے پر اتفاق رائے کر لیا گیا۔ واضح رہے کہ صدر کے قریبی عزیز منصور لغاری کو سینٹ کا ٹکٹ ملنے پر ذوالفقار کھوسہ کے مسلم لیگ کی قیادت سے اختلافات پیدا ہو گئے تھے۔ اور انہوں نے مسلم لیگ سے استعفیٰ دینے کا اعلان کر دیا تھا اور حکومت کے دباؤ کے باوجود استعفیٰ واپس لینے سے انکار کر دیا تھا۔

○ سابق نگران وزیر دفاع اور صدر مملکت کے قریبی مشیر شاہد حامد نے کہا ہے کہ صدر اور وزیر اعظم جب چاہیں گے گورنر بن جاؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ چاند چڑھے گا تو دنیا دیکھے گی۔ جو ہو گا ملک کے بہترین مفاد میں ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ گورنر پنجاب بننے میں چند روز لگیں گے۔ میں مسائل سے آگاہ ہوں۔ امن و امان بہتر بنانے کے لئے قلیل اور طویل المیعاد پالیسیاں بنائی جائیں گی۔

○ موجودہ گورنر پنجاب خواجہ احمد طارق رحیم نے کہا ہے کہ میں گورنر رہوں یا نہ رہوں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ لیاقت جتوئی نے کہا ہے کہ گورنر سندھ کا تقرر حیران کن ہو گا۔ صوبائی کابینہ کی تشکیل چند دن میں ہو جائے گی۔ ایم کیو ایم سے معاہدے کا مقصد دیہی اور شہری عوام میں اخوت پیدا کرنا ہے۔ معاہدے کے خلاف جھوٹا پراپیگنڈہ کرنے والے سیاست دان صوبے کے عوام کے مابین غلط فہمیاں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اس معاہدے میں کوئی خفیہ شق نہیں۔ کابینہ بننے کے بعد معاہدے کی دستاویز عوام کے سامنے پیش کر دی جائے گی۔

○ واپڈا نے وضاحت کی ہے کہ بجلی کے نرخوں میں کوئی اضافہ نہیں کیا جا رہا۔ ہر ماہ نرخوں میں دو فیصد اضافے کی خبر بھی غلط ہے۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ معاشی صورت حال بہتر بنا لیں پھر بدامنی ختم کر دیں گے۔ عوام جمع پونجی نچھاور کر رہے ہیں۔ افسر لوٹ مار میں مصروف ہیں۔ کرپٹ افسر کٹہرے میں کھڑے نہ کروں تو میرا نام نواز شریف نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ اتنے بڑے مینڈیٹ کا مطلب کیا ہے؟ لاقانونیت، فرقہ واریت اور دہشت گردی جیسے مسائل ایک دم میں حل نہیں ہوں گے قوم سرپرستی اور دعا کرے۔

○ حکومت نے نادہندگان سے ڈیڑھ کھرب روپے وصول کرنے کے لئے مہم شروع کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے بینکوں اور مالیاتی اداروں کے سربراہوں کا اجلاس طلب کر لیا ہے۔ اجلاس میں حکمت عملی وضع کی جائے گی۔ بینکوں کے اخراجات میں کمی، کارکردگی میں اضافے اور فاضل سٹاف میں کمی کے حوالے سے اہم اقدامات کا جائزہ لیا جائے گا۔

○ وزیر اعظم نے شیڈول کے بغیر 26۔ افراد کے فون سنے نواز شریف نے شہریوں کی شکایات نوٹ کیں اور ان پر عمل درآمد کے لئے فوری احکامات جاری کر دیئے۔

○ پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ صدر لغاری اپنے خاص آدمی جمہوری نظام پر ٹھونس رہے ہیں۔ یہ نواز شریف کے لئے اچھا شگون نہیں ہے۔ اسمبلی میں مسلم لیگ کی اتنی بھاری اکثریت کے باوجود ایوان صدر کے دباؤ پر گورنر اور مشیروں کا تقرر اچھی کوشش نہیں ہے عوام اس کی حمایت نہیں کریں گے انہوں نے کہا کہ لغاری کو اب کسی جماعت کی حمایت حاصل نہیں۔ مستعفی ہو جائیں۔ ورنہ وہ دن دور نہیں جب ایوان صدر خالی کرانے کے لئے کوئی دوسرا طریقہ اختیار کیا جائے گا۔ نواز شریف کو اقتدار میں لانے کے لئے دیگر اہم قوتوں کے علاوہ نگران حکومت نے بھی کردار ادا کیا۔ ہم جمہوری نظام میں رکاوٹیں ڈالنے کا الزام نہیں لینا چاہتے تھے اس لئے جمہوری نظام کے استحکام کے لئے انتخابی نتائج کو تسلیم کیا ہے انہوں کہا کہ میں پارٹی کی تنظیم نو اور اسے دوبارہ عوام کے رنگ میں رنگنے کے لئے ملک گیر دورہ کروں گی۔ انہوں نے یہ باتیں ایشیا ٹائمز کو ایک انٹرویو میں کہیں۔

○ انسداد دہشت گردی کی عدالتیں دوبارہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ عدالتیں ہائی کورٹ کے ماتحت ہوں گی۔ اور دہشت گردی اور اجتماعی زیادتی کے مقدمات سنیں گی۔

○ اداکار سلطان راہی کا مبینہ قاتل ساجو کانا پولیس مقابلے میں ہلاک ہو گیا۔ یاد رہے کہ اس سے قبل بھی ایک بار پولیس مقابلے میں ہلاک ہونے والے ایک ڈاکو کو ساجو کانا قرار دیا گیا تھا۔ یہ شخص ساٹھ سے زیادہ مقدمات میں مطلوب تھا۔ دو ساتھیوں کے ہمراہ بہن کو ملنے جا رہا تھا۔ مخبری پر گوجرانوالہ پولیس نے ناکہ لگا لیا۔ روکنے پر ساجو نے فائرنگ کر دی۔

○ پیپلز پارٹی کے مرکزی عہدیداروں کا الیکشن ہو گا۔ کوئی نامزدگی نہیں کی جائے گی۔ عام انتخابات میں شکست کا باعث بننے والوں کو پیپلز پارٹی سے نکال دیا جائے گا۔ بے نظیر بھٹو الیکشن کی نگرانی کے لئے کمیٹی بنائیں گی۔ جسے تنظیم نو میں فری ہینڈ دیا جائے گا۔

○ پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس 26۔ مارچ کو ہو گا۔ صدر لغاری خطاب کریں گے۔

○ پنجاب میں نگران دور میں تعینات ہونے والے گورنر خواجہ احمد طارق رحیم کو ہٹانے کا معاملہ سنگین صورت اختیار کر گیا ہے۔ موجودہ گورنر، صدر کی پسند کا گورنر اور مسلم لیگ کی پسند کا گورنر یہ سارے معاملات الجھے ہوئے ہیں۔

○ خواتین کی نشستیں بحال کرنے کا بل قومی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کر دیا جائے گا۔

○ 15 ٹینکوں کی پہلی کھیپ یوکرائن سے پاکستان پہنچ گئی ہے۔

بقیہ صفحہ 1

ضروری ہے۔ اور جو بڑے ہو چکے ہیں۔ ان پر اس پہلو سے نظر رکھنا اور ایسے پروگرام بنانا کہ بار بار خدام اور انصار اور لجنات اس طرف متوجہ ہوتے رہیں کہ سچائی کی کتنی بڑی قیمت ہے اور اس وقت جماعت کو اور دنیا کو جماعت کی وساطت سے کتنی بڑی ضرورت ہے۔

(از خطبہ 24 نومبر 1989ء)

○○○

پریکٹیشنر حضرات ہومیو پیتھک اور بائیو کیمک ادویات قریباً فیصل آباد ریٹ پر خرید فرمائیں۔ اوقات کار 9 تا 1/2 1 بجے 4 تا 1/2 8 رات
فرحت کلینک اینڈ سٹورز (ہومیو)
نزد بیت راجیکی ربوہ

فوری
نیا مکان برائے فروخت
رحمن کالونی میں واقع۔ رقبہ 5 مرلہ ڈبل سٹوری۔ پانچ کمرے۔ 3 اٹیچڈ باتھ کچن۔ کورڈ گلی۔ ماڈرن تعمیر۔ لینٹر۔ چپس۔ چار ایگزاسٹ۔ میٹھا پانی لال پمپ۔ بجلی۔ ٹیلی فون۔ اور سوئی گیس عنقریب۔
رابطہ: طاہر احمد نسیم دفتر تبرجہاں اکیڈمی
فون گھر: 832

ہر قسم کے جدید روایتی زیورات کا مرکز۔ جدید اور معیاری ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔ آپکے دیرینہ خادم نیز ہم آرڈر پر بھی آپ کی خواہش کے مطابق زیورات تیار کرتے ہیں
قمر جیولرز گولبازار ربوہ
پروپرائیٹر: میاں قمر لطیف فون: 04524-589

احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت
سرمد جیولرز دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور

ضرورت ہے
ہمیں اپنی فیکٹری میں کام کیلئے درج ذیل آسامیوں کی ضرورت ہے۔
• آفس کلرک (عمرہ 3 تا 4 سال) تجربہ کم از کم 5 سال
• گھر کے کام کے لئے ملازم
میاں بھائی
پتہ: پٹہ کمانی فیکٹری گلی نمبر 5 نزد الفرح مارکیٹ کوٹ شہاب دین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور
فون 7932516 — 7932515 - 793217

پروہ کلاتھ ہول سیل ریٹ پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں۔
یہ پیشکش محدود مدت کیلئے نیز لیڈیز جیکٹس کی بے شمار ورائٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
فون: دوکان: 434 گھر: 211244